ملّتِ بریلویہ کی اچھوتی

تعبیر

پاگلوں کی کہانی

زیرِ نظر کتاب میں آپ ملّتِ بریلویہ کے رازہائے پنہاں اور عقائدِ مخفیہ ان کی اپنی کتابوں میں بیان کردہ ملاحظہ فرمائیں گے اور بعدہٗ آپ خود بخود اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ یہ پاگلوں کا ایک گروہ ہے جن کے عقائد کا نہ کوئی ماخذ ہے اور نہ ہی اختراعاتِ بریلویہ کو فرموداتِ نبوت علیٰ صاحبہا التحیہ سے کسی قسم کی نسبت

مصنّفہ

حضرت مولینا محمّد فاضل رحمۃ اللہ

دار المعارف

اردو بازار، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

کتاب:	پاگلوں کی کہانی
مصنف:	حضرت مولینا محمد فاضلؒ
ناشر:	دارالمعارف اُردو بازار لاہور
پرنٹرز:	زاہد بشیر پرنٹرز لاہور
اشاعت:	2001ء
قیمت:	50-00 روپے

بیر د کاروں کے نکاح پڑھوانے وغیرہ وغیرہ سے دال میں کالا کالا معلوم ہوتا ہے خدا معاف کرے مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پنڈتوں نے مل کر باہمی مشورے سے اسلام کے خلاف کام کرنے کے لئے احمد رضا کا انتخاب کیا اور اس کے ذمے لگایا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور تجدید واحیائے دین کے نام اور عنوان سے اسلام کے اس تناور درخت، شجر مثمر کو جس کی علمائے دیوبند نے آبیاری کی ہے بیخ دین سے اکھاڑ کر پھینک دینا اور کفریہ، برہمنی، بدھومت عقائد کو اسلام کا نام دیتے رہنا، ہم قدمے سخنے، درمے تیری نصرت وامداد کرتے رہیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ اپنی اصلیت کا کبھی کبھی کسی نہ کسی رنگ میں اظہار کرتے رہنا اور کبھی کبھی ہمارے تقدس کو برقرار رکھنے اور ہماری بالا دستی اور مذہبی برتری کو اپنے مضامین کا جزو لاینفک قرار دینا اپنی ذمہ داریوں میں ایک ذمہ داری سمجھنا آپ کا وطیرہ رہے گا؟

چنانچہ آپ نے اس ذمہ داری کو تمام عمر ذمہ داری سمجھ کر پورا کیا بس اسکے علاوہ برہمنوں، کرشن کنہیوں کے ذکر کرنے کی کوئی اور وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

خیر یہ بات تو ضمناً نکل آئی اصل بات تو یہ ہو رہی تھی کہ بریلوی مذہب کا تیسرا رکن یہ ہے کہ خداوند کریم کو حاضر وناظر ماننے والوں کو بے دین کہو اور انبیاء و صلحاء کے علاوہ کافروں تک کو حاضر وناظر سمجھو جس کو میں نے ان کی کتب سے ثابت کر دیا اب بھی اگر کوئی سادہ لوح آدمی ان کو مسلمان سمجھے تو پھر کافری کیا ہے؟

بریلوی ملت کا چوتھا رکن

کہ — دیوبندیوں کا جو نماز جنازہ پڑھائے وہ

کافر و مرتد ہے

یعنی دیوبندی کافر ہیں (العیاذ باللہ) —— ان کی نماز جنازہ پڑھانا حرام ہے۔ جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر، ان سے مناکحت ناجائز، غرضیکہ ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر دینے لازمی ہیں اور ان کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے جو عام کافروں سے کیا جاتا ہے۔ (مگر برہمنوں کی بات نہیں وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں)

آیئے ذرا کچھ دیر میرے ساتھ رہیئے - وہ دیکھیئے سامنے ایک بوسیدہ اور خام عمارت ہے ذرا دیکھیئے اس پر ایک بورڈ آویزاں ہے جس پر لکھا ہے -

"کاشانہ عالم تباہی کا دارالکفار"

ڈریئے گا نہیں دستک دیجئے ـــــــ کس کا نام لیکر آواز دوں ـــــ بس نام کسی کا بھی نہ لو صرف دستک دیدو - دروازہ مشینی انداز سے کھلتا ہے اور دفعتہً ہمارے سامنے ایک سیاہ رنگ کا آدمی جسکے منہ میں پان کی گلوری ہے بائیں ہاتھ میں حقہ ہے ایک آنکھ بھی غائب ہے اور دائیں ہاتھ میں زنجیر ہے جو ایک کتے کے گلے میں پڑی ہوئی ہے اور کتا ہمیں اجنبی سمجھ کر اچھی نظروں سے نہیں دیکھ رہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مالک سے زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ مجھے اجازت دیں اور چھوڑ دیں تاکہ میں ان سے اس بے وقت آمد اور بیجا مداخلت کا انتقام لے سکوں ادھر جب ہم نے صاحبِ خانہ کو دیکھا تو اس کی جبیں پہ بل ہیں، نگاہیں شوخ، آستین چڑھی ہوئی، چہرے پہ بارہ بجنے کی کیفیت - بال بکھرے ہوئے ہم نے یقین کر لیا کہ اگر ہم زیادہ دیر ٹھہرتے ہیں تو یہ ہم کو بھی پان کی دو گلوریاں سمجھ کر بڑے مزے لے کر چبا جائے گا اور اگر اس نے ہمیں اپنے منہ کے ذائقے کی نظر نہ کیا تو یہ کفر کی دنیا میں تحلیل کرنے کی سعی ضرور کرے گا - اب خیریت اسی میں ہے کہ غلطی سے آنے کا عذر کر کے دو، نو گیارہ ہو جانا چاہیئے چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور واپس آکر خدا کے حضور عرض کیا کہ خدایا تیرا شکر ہے -

"جان بچائی لاکھوں پائے"

تھوڑی دیر بعد میرے رفیق سفر نے کچھ سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا کہ یہ صاحب کون تھے! میں نے کہا یہ انگریز سرکار کے ایک بہت بڑے مولنا صاحب ہیں کہا کہ ان کا اسم گرامی کیا ہے میں نے کہا ہم اس وقت باوضو ہیں اور یہ ایسی ذات گرامی ہے کہ ان کا نام باوضو لینا مناسب نہیں - تو اس نے کہا کہ اگر اس وقت آپ انکا نام ظاہر کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تو ان کے پیش منظر اور پس منظر پر ہی کچھ روشنی ڈال دیجئے تاکہ میں ان کے بارے کچھ تو سمجھ سکوں؟ میں نے کہا کہ زندگی میں آپ کا ایسے کئی لوگوں سے سامنا ہوا ہو گا جو سامنے آئے تھوڑی دیر سوچا اور پھر ذہن سے آپ نے ان کو جھٹک دیا ہو گا مگر یہ شخص تو آپ کے ذہن پر ایسا مسلط ہو گیا ہے کہ

نکالے نکلتا ہی نہیں ——— اس نے کہا کہ میں نے واقعی بڑے بڑے عجیب الخلقت اور عجیب الخلقت لوگ دیکھے ہیں مگر ایسی ہیئت کا یہ پہلا شخص ہے جو میرے لئے معمہ بن کر ذہن میں اٹکا ہوا ہے تبھی تو میں چاہتا ہوں کہ اس سے متعلق معلومات حاصل کرکے اس طرف سے ذہن کو خالی کرلوں؟

میں نے کہا کہ چلو آپ کی مجبوری اور بیقراری کی وجہ سے آج میں اپنا اصول توڑ کر باوضو ہی اس شخص کی نقاب کشائی کرتا ہوں ذرا ہمہ تن گوش ہو کر سنیئے ——— یہ وہی تو ہیں جن کو فرزندانِ ملتِ بریلویہ نبی سمجھتے ہیں اور جن پر اس طرح درود پڑھتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَبْدِ الْمُصْطَفٰى اَحْمَدْ رَضَا الخ

اور ان کے دائیں ہاتھ میں جو آپ نے کتے کی زنجیر پکڑے ہوئے دیکھا تھا یہ کتّا ان کو برطانوی سرکار نے اپنی حکومت کو دارالاسلام قرار دینے کے صلہ میں دو مقصد کے لئے بطور تحفہ دیا تھا ایک مقصد تو برطانیہ سرکار کا یہ تھا کہ یہ کتا ان کی حفاظت کرے گا اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ کتا اعلحضرت کے ہمیشہ سامنے رہے گا اور اعلحضرت اپنے اور برطانیہ سرکار کے مخالفوں کو کتے کی طرف دیکھ دیکھ کر کتا کہتے اور لکھتے رہیں گے۔

چنانچہ آپ نے انگریز سرکار کی خوب تعریف کی جیسا کہ ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں ہمارے امام اعظم کے مذہب پر ہندوستان دارالاسلام ہے ہرگز دارالحرب نہیں کہ دارالاسلام کے دارالحرب ہو جانے میں جو باتیں درکار ہیں۔ بحمد اللہ یہاں قطعاً موجود نہیں اہل اسلام اپنے معاملات میں آزاد ہیں اور حکام انگریزی بھی علماء سے فتویٰ لے کر عمل اور حکم کرتے ہیں (لہٰذا ان کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہوا)

(اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام ص۳۲)

انگریز کی حکومت رحمت خداوندی ہے

انگریز سرکار کا حق نمک نواری ادا کرتے ہوئے ایک اور قصیدہ گوئی ملاحظہ فرمائیں۔

حکومتِ برطانیہ مسلمانانِ ہندوستان کے واسطے رحمت خداوندی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس حکومت نے یہاں کے تمام فرقوں میں امن پیدا کرکے ان پر احسان عظیم کیا ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف جہاد و قتال کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔
(تلخیص رسالۃ الامارۃ والجہاد مصنفہ احمد رضا)

انگریزی حکومت دارالاسلام ہے

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی مولنا احمد رضا خان صاحب اس مسئلہ میں کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر اس کے بعد نماز ظہر پڑھنی چاہیئے یا نہیں۔

الجواب۔ ہندوستان بفضلہٖ تعالیٰ دارالاسلام ہے یہاں کے شہروں میں جمعہ صحیح ہے
(احکام شریعت جلد ۲ صفحہ ۱۵۱)

دیکھا خان صاحب کیسے کیسے پینترے بدل بدل کر برطانیہ سرکار کو خوش کر رہے ہیں
ایک اور جگہ اسلامی بستی کی تعریف فرماتے ہوئے انگریز آقا سے حقے میں کستوری استعمال کرنے کے لئے اشاروں ہی اشاروں میں کچھ رقم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

اسلامی بستی وہ ہے جس کی عام آبادی فی الحال مسلمان آزاد یا زیر سلطنتِ اسلامی ہے۔ یا پہلے ان دو حالتوں سے ایک پر تھی اب غلبہ کفار ہو مگر اس کے چاروں طرف اسلامی غلبہ ہے یا یہ بھی نہیں تو جب سے اب تک بعض شعائر اسلام بلا مزاحمت ہیں اگرچہ بادشاہ و حکام سب نا مسلم ہوں۔ (فتاویٰ افریقہ ص۳۷ تحت مسئلہ ص۲۱ تا ۳۲)

یعنی آپ کے نزدیک ہر وہ بستی اور ملک دارالاسلام اور اسلامی بستی ہے۔ جس میں حکمران اگرچہ کافر، مشرک، یہودی، عیسائی ہوں مگر اس سلطنت میں رہنے والے مسلمانوں کو بعض شعائر اسلام بلا روک ٹوک ادا کرنے کی آزادی ہو، مثلاً وہ مسواک کر سکتے ہوں۔ نہا سکتے ہوں، شادی کر سکتے ہوں، ناخن کاٹ سکتے، زیر ناف بال صاف کر سکتے ہوں اور نماز پڑھ سکتے ہوں وغیرہ وغیرہ۔ انگریز کو خوش کرنے کے لئے بے علم علامہ صاحب نے اس فتویٰ میں اپنی تمام تر قوت کو صرف کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کیا۔ اس تعریف سے تو روس۔ امریکہ اور اسرائیل یہودی حکومتیں بھی

دارالاسلام ٹھہریں۔ اس تعریف کے بارے میں محمد شفیع اوکاڑوی سے پوچھتا ہوں کہ مولانا صاحب فرمائیے کہ یہ تعریف آپ کے نزدیک بھی درست ہے یا نہیں؟ اگر درست ہے تو مہربانی فرما کر بذریعہ اشتہار اعلان فرمائیں اور تمام امت بریلویہ سے داد تحسین حاصل کریں۔ اور اگر یہ فتویٰ غلط ہے تو کیا اعلیحضرت نے اس فتویٰ سے آپ کا منہ کالا نہیں کر دیا؟

لیکن ممکن ہے آپ جواب میں ارشاد فرمائیں کہ جناب والا میں تو ہر تیسرے روز منہ کالا کرتا ہوں اس فتوے سے میری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے تو پھر جواب میں عرض کروں گا کہ، بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

خان صاحب موصوف کو ہمیشہ یہ دعویٰ رہا ہے کہ وہ بہت بڑے شاعر بھی ہیں۔ مجھے بھی تسلیم ہے اور میں ان کی شاعری سے متاثر بھی ہوں اور انصاف کی بات تو یہ ہے کہ جب خان صاحب کے ہوش وحواس قائم ہوتے ہیں تو غضب ہی کر دیتے ہیں اور دل چاہتا ہے کہ انہیں چمن اسلام کی ثناء خواں بلبل کہدوں مگر یہ اتفاق ہی سمجھیئے کہ آپ کی اس کیفیت میں دوام واستمرار نہیں رہتا بلکہ اکثر وبیشتر خان صاحب موصوف پر جنونی حالت طاری رہتی ہے اور وہ صراطِ مستقیم سے ہٹ کر ظلماتی راستوں کی بھول بھلیوں میں ٹامک ٹوئیاں کھاتے ہوئے حد اعتدال سے گزر کر اول فول بکنے لگ جاتے ہیں۔ میں نے انہیں بہت سے موقعوں پر گلستان برطانیہ کے جور وجفا کے طویل القامت غیر مثمرہ اشجار کی خمیدہ شاخوں پر بیٹھے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یکسر غافل انگریز اور اس کی حکومت کے حق میں قصیدہ خوانی کرتے دیکھا ہے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے ؎

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اِس تاجور کی ہے
(حدائق بخشش جلد ۱ صفحہ ۹۴)

یعنی انگریز کی حکومت عدل واحسان اور مجھ پر اس کی عطاء ونوال سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے جملہ فرائض مثلاً صلوات خمسہ، حج، زکوٰۃ اور کلمہ طیبہ کا اقرار۔ یوم آخرت اور حشر ونشر وغیرہ پر ایمان کی حیثیت تو اب ثانوی ہو کر رہ گئی ہے یہ اب فرائض

نہیں رہے بلکہ برطانوی سرکار کے مقابلہ میں اب یہ نوافل کے حکم میں ہو گئے ہیں جیسے نوافل پڑھ لئے جائیں تو ثواب اور اگر ترک کر دیئے جائیں تو کوئی عقاب و عذاب نہیں لیکن اگر فرائض ترک کر دیئے جائیں تو اس پر تارک کو عذاب یقینی ہے۔ اسی طرح کی نسبت برطانوی سر ٗ . اور اسلامی شعائر میں ہے۔ اسلام فرع یعنی مانند نوافل ہے اور برطانوی سرکار کی بز ۔ اطاعت گزاری اصل ہی نہیں بلکہ اصل الاصول ہو کر واجب و فرض ہے۔ اسلام کا کوئی رکن اگر ترک ہو جائے تو کوئی پرواہ نہیں کیونکہ وہ تو اب واجب ہی نہ رہا لیکن حاکمان ذی وقار کی اطاعت سے سرمو سرتابی قابل مواخذہ اور باعث گردن زدنی ہے۔

—— اگر آپ فرمائیں کہ اس شعر کا مطلب وہ نہیں جو آپ نے بتلایا ہے —— تو میں عرض کروں گا کہ ابھی تو آپ کے اعلیٰحضرت کے ایک ہی شعر کا میں نے مطلب بیان کیا ہے اور آپ کو تکلیف ہو گئی حالانکہ میں نے کتاب کے شروع ہی میں آپ کے لئے ایک قانون مقرر کر دیا تھا کہ —— عبارت ہماری مطلب تمہارا اور —— عبارت تمہاری مطلب ہمارا۔ تو پھر تکلیف کیوں؟ اگر تکلیف ہوتی ہے تو ہمارے اکابر کی عبارات کا خود ساختہ مطلب بیان کرنا تم چھوڑ دو۔ ہم اصول توڑ دیتے ہیں پھر ہر فریق کو آزاد چھوڑ دیا جائے کہ وہ اپنی بات اور اپنے بزرگوں کی عبارات کا مطلب بیان کرے اگر وہ مطلب اسلامی ہے تو اسے خواہ مخواہ کا فتنہ بنایا جائے بلکہ اس کی طرف دست خلت بڑھا کر اجتماعاً اسلام کی خدمت کا کام کیا جائے اور کتاب کے لکھنے سے میری غرض بھی یہی ہے۔

میرا رفیقِ سفر میری تمام معروضات بڑی محویت سے سن رہا تھا لیکن ملت بریلویہ کا سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا جا رہا تھا اس لئے اس نے مجھ سے کہا کہ اعلیٰحضرت کی انگریز نوازی کے سلسلہ میں دل تو یہ چاہتا تھا کہ میں آپ سے مکمل معلومات حاصل کر لوں مگر وقت کی قلت اور سوالوں کی کثرت کے پیش نظر اس بحث کو کسی اور موقعہ کے لئے تشنہ چھوڑتا ہوں آپ میرے سوالوں کا جواب دیں۔ میں نے عرض کیا کہ فرمائیے میں اپنی معلومات کے مطابق ضرور جواب دوں گا —— تو اس نے کہا کہ آپ نے تھوڑی دیر ہوئی یہ کہا کہ جب ہم "کاشانۂ عالم تباہی کے دارالکفار"